بہارستانِ اُردو

اُردو کی چوتھی کتاب

دی جموں اینڈ کشمیر سٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن

نظرِ ثانی وترمیم شدہ ایڈیشن

★ ناشر کی پہلے سے اجازت حاصل کئے بغیر اس کتاب کے کسی بھی حصے کو دوبارہ پیش کرنا، یادداشت کے ذریعے بازیافت کے سسٹم میں اس کو محفوظ کرنا یا برقیاتی، میکانکی، فوٹو کاپینگ، ریکارڈنگ کے کسی بھی وسیلے سے اس کی ترسیل کرنا منع ہے۔

★ اس کتاب کو اس شرط کے ساتھ فروخت کیا جارہا ہے کہ اسے ناشر کی اجازت کے بغیر اس شکل کے علاوہ، جس میں کہ یہ چھاپی گئی ہے یعنی موجودہ جلد بندی اور سرورق میں تبدیلی کر کے تجارت کے طور پر نہ تو مستعار دیا جاسکتا ہے، نہ دوبارہ فروخت کیا جاسکتا ہے، نہ کرایہ پر دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی تلف کیا جاسکتا ہے۔

★ کتاب کے اس صفحہ پر جو قیمت درج ہے وہ اس کتاب کی صحیح قیمت ہے، کوئی بھی نظرثانی شدہ قیمت چاہے وہ ربر کی مہر کے ذریعے یا چپسی یا کسی اور ذریعے ظاہر کی جائے، وہ غلط متصور اور ناقابلِ قبول ہوگی۔

نگران — **پروفیسر فاروق احمد پیر** — ڈائریکٹر اکیڈمک

کوآرڈینیٹر — **ڈاکٹر عارف جان** — اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکیڈمکس

مؤلفین — بنیادی ایڈیشن

پروفیسر محمد زمان آزردہ، پروفیسر ظہور الدین، بشیر احمد ڈار

ترمیم شدہ ایڈیشن

ڈاکٹر الطاف انجم
شعبہ فاصلاتی تعلیم کشمیر یونیورسٹی

شاکر شفیع
(لیکچرر گورنمنٹ ہائر اسکینڈری سمبل)

ڈاکٹر رابعہ نسیم مغل
(ریسرچ آفیسر ایس آئی ای سرینگر)

جاوید کرمانی
(ماسٹر ایس آئی ای سرینگر)

ڈاکٹر غلام نبی حلیم
(ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول مامہ گنڈ)

مجید مجازی
(ماسٹر ہائی اسکول حاجن)

ریاض احمد خاکی
(ماسٹر ہائر اسکینڈری، باربگ، شوپیان)

روحی سلطانہ
(ٹیچر زون گلاب باغ سرینگر)

اشاعتی اصلاح کار: **پروفیسر عارف احمد آخون** (جوائنٹ سکریٹری جے اینڈ کے اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن)

قیمت : روپے

کمپیوٹر کتابت: عبدالغنی معرفت TFC Computers مدینہ چوک، سرینگر 9419525103

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
☆	پیش لفظ	۰۵
۱۔	حمد	۰۷
۲۔	اتفاق	۱۱
۳۔	درخت کی فریاد	۱۶
۴۔	سچا انصاف	۲۲
۵۔	کہنا بڑوں کا مانو	۳۱
۶۔	مٹی کا تیل	۳۵
۷۔	شیخ العالمؒ	۴۱

۸۔ گاندھی جی ۴۶
۹۔ راستہ چلنے کے قاعدے ۵۲
۱۰۔ بڑھے چلو ۵۸
۱۱۔ ہوائی جہاز ۶۳
۱۲۔ کسانوں کا گیت ۶۹
۱۳۔ پانی ۷۴
۱۴۔ بچّہ اور جگنو ۸۰
۱۵۔ تاج محل ۸۵
۱۶۔ حضرت بل ۹۰

پیش لفظ

ریاست جموں وکشمیر میں اُردو زبان کی خاص اہمیت ہے۔ یہ ریاست کی سرکاری زبان ہونے کے ساتھ ساتھ پوری ریاست میں رابطے کی سب سے بڑی زبان ہے۔ یہ زبان بہت پہلے سے اسکولی نصاب میں ایک اہم مضمون کی حیثیت سے شامل رہی ہے۔ ریاست کے تمام حصوں میں اس کی تعلیم وتدریس کے معقول انتظامات ہیں۔ اُردو زبان کی مؤثر تدریس کے لیے ریاستی بورڈ نے ۲۰۰۸ء میں 'بہارستان اُردو' کے نام سے اوّل سے لے کر بارھویں جماعت تک ایک نیا کتابی سلسلہ متعارف کیا۔ اِن کتابوں کو قومی نصابی ڈھانچہ ۲۰۰۵ء کے تقاضوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ تاہم قومی سطح پر تمام ریاستوں میں یکساں تعلیمی پالیسی اور نصاب رائج کرنے کے لیے این، سی، ای، آر، ٹی کی طرف سے نئے اصول وضع ہوتے رہتے ہیں۔ اُردو کی درسی کتابوں کو اُن ہی اصولوں اور جدید تعلیمی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے بورڈ اپنی کتابوں پر مسلسل نظرِ ثانی کرتا رہتا ہے۔ اِس سلسلے میں بورڈ ہر سال ورک شاپ منعقد کرتا رہتا ہے، جن ورکشاپوں میں ریاست کے مقتدر ماہرینِ زبان، تعلیمی ماہر اور اساتذہ کی خدمات سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ اس سال کتابوں کو آموزشی ماحصل (Learning outcome) اور (Constructivisim) کے اصولوں پر استوار کرنے کے لیے اِن کا از سرِ نو جائزہ لیا گیا۔ اسٹیٹ انسی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اور قومی ماہرین کی آراء کو ملحوظ نظر رکھتے ہوئے بہارستانِ اُردو کتابی سلسلے کو از سرِ نو مدون کیا گیا۔

یہ کتاب ٹھوس اور مسلمہ لسانیاتی بنیادوں پر تیار کی گئی ہے۔ کتاب میں جملوں کی ساخت، اجزائے کلام، بنیادی لفظوں کے معنی، صحتِ تلفظ اور صحتِ املا پر زیادہ توجہ دی گئی ہے تاکہ طلباء میں

درجے کے معیار کے مطابق زبان کی فہم وفراست پیدا ہو۔ چھوٹی جماعتوں میں بچوں کو کھیل کھیل میں گا کر اور خوشی کے ساتھ زبان سکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلی ، دوسری اور تیسری جماعتوں میں نثر سے زیادہ نظم کے ذریعے زبان سکھانے پر توجہ کی گئی ہے ۔ چوتھی اور پانچویں جماعت میں شعری انتخابات کے ساتھ ساتھ نثری اسباق کو شاملِ نصاب کیا گیا ہے۔ طالب علموں میں آزادانہ غور وفکر پیدا کرنے کی غرض سے مشق کو دلچسپ انداز میں ترتیب دیا گیا ہے۔

کتاب کو دورِ حاضر کی تعلیمی ضروریات کے پیشِ نظر ترتیب دیتے ہوئے اِس میں قومی ، سماجی اور اخلاقی اقدار کو ملحوظ نظر رکھا گیا ہے ۔ کتاب میں مقامی رنگ و آہنگ کا بھی خیال رکھا گیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ یہ نظر ثانی شدہ کتابی سلسلہ طالب علموں کے لیے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا ۔

میں اُن سب ماہرینِ تعلیم ، اساتذہ اور دیگر حضرات کی ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی طرح اپنا تعاون دیا اور اپنے زریں مشوروں سے نوازا ۔ میں خصوصی شکریہ کا حق دار بنیادی ایڈیشن کے مؤلفین اور بہارستانِ اُردو کے مؤلفین کو سمجھتی ہوں جن کی وجہ سے یہ کتاب آج قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ ڈائریکٹر اکیڈیمک پروفیسر فاروق احمد پیر اور اُن کی پوری ٹیم کی بھی شکر گزار ہوں جن کی لگاتار کوششوں سے یہ کتاب منظر عام پر آسکی۔ ڈاکٹر عارف جان (اسسٹنٹ ڈائریکٹر اکیڈمک) اور شاکر شفیع (لیکچرر اُردو) کی بھی بے حد مشکور ہوں جو ۲۰۰۸ء سے مسلسل اِن کتابوں کے جائزے اور تیاری میں پیش پیش رہے ہیں ۔ کمپیوٹر آپریٹر عبدالغنی کا بھی شکریہ جس نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے کتاب ڈیزائن کی ۔ کتاب کو بہتر بنانے کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی تجاویز اور رائے کا احترام کے ساتھ خوش آمدید ہے ۔

وینا پنڈتا
چیئر پرسن جے اینڈ کے سٹیٹ بورڈ آف سکول ایجوکیشن

فیض | کرم | خالق | غلام

حمد

اے دو جہاں کے والی
اے گلشنوں کے مالی
ہر چیز سے ہے ظاہر حکمت تری نرالی
تیرے ہی فیض سے ہے سر سبز ڈالی ڈالی
پتوں میں تیری سبزی پھولوں میں تیری لالی
سارا ہے کام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

یہ خاک آگ پانی ہے تیری مہربانی
اونچے پہاڑ چپ ہیں دے کر تری نشانی
ہے دم قدم سے تیرے دریاؤں میں روانی
ہے فیض عام تیرا
پیارا ہے نام تیرا
ہر شئے میں ہم نے دیکھا تیرے کرم کا سایا
جس جا بھی ہم نے ڈھونڈا تیرا نشان پایا
خالق ہے تو خدایا مالک ہے تو خدایا
ہر اک غلام تیرا
پیارا ہے نام تیرا

(حفیظ جالندھری)

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

والی : مالک
گلشن : باغ

حکمت : کاری گری، قدرت

نرالی : انوکھی، سب سے الگ

فیض : کرم، فائدہ، بخشش

دم قدم : ہستی، وجود

شے : چیز

کرم : مہربانی، رحم

جا : جگہ

خالق : پیدا کرنے والا

غلام : بندہ، ملازم، نوکر

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ ''دو جہاں کے والی'' سے کیا مراد ہے؟

☆ اونچے پہاڑ چپ رہ کر کس بات کو ظاہر کرتے ہیں؟

☆ خدا ہر شے میں اور ہر جگہ موجود ہے، نظم کے کن شعروں میں یہ بات کہی گئی ہے؟

۳۔ نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے ''ہم معنی'' (ایک جیسے معنی رکھنے والے) لفظ سبق میں تلاش کرکے لکھیے:

ہرا بھرا   چیز   انوکھا   خاموش

۴۔ مثال دیکھ کر الفاظ بنائیے

مثال:	روا	+	نی	=	روانی
	پا	+	نی	=	
	نشا	+	نی	=	
	جوا	+	نی	=	
	کہا	+	نی	=	
	نا	+	نی	=	

۵۔ صحیح مصرعے جوڑ کر اشعار مکمل کریں

ہر اک غلام تیرا	تیرے کرم کا سایہ
ہے دم قدم سے تیرے	پیارا ہے نام تیرا
ہے فیض عام تیرا	دریاؤں میں روانی
ہر شے میں ہم نے دیکھا	پیارا ہے نام تیرا

۶۔ جُملوں میں استعمال کیجیے

والی، مالی، ڈالی، نرالی

۷۔ اس نظم کو زبانی یاد کیجیے

تندرست | جوان | گٹھا | ترکیب | توانا

اِتّفاق

ایک شخص کے سات بیٹے تھے۔ایک سے بڑھ کر ایک جوان ،توانا اور صحت مند۔ یہ ساتوں بھائی آپس میں لڑتے ، جھگڑتے رہتے تھے ۔ وہ شخص اپنے بیٹوں کی لڑائی ، ڈانٹ ڈپٹ اور نا اتفاقی سے کافی پریشان تھا۔ بیٹوں کو بہت سمجھایا لیکن بے سود!

ایک دن باپ نے ساتوں بیٹوں کو ایک ایک لکڑی لانے کو کہا۔ سبھی بھائی ایک ایک لکڑی لے آئے ۔ باپ نے سبھی لکڑیوں کا ایک گٹھا بنا لیا۔ پھر بڑے بیٹے کو دیا اور کہا کہ اس گٹھے کو توڑ دو۔ اُس نے بھر پور طاقت لگا کر کوشش کی لیکن گٹھا توڑ نہ سکا۔ باپ نے یہی گٹھا باری باری ساتوں بیٹوں کو دیا لیکن اُن میں سے کوئی ایک بھی اس گٹھے کو نہ توڑ سکا۔ باپ نے گٹھا کھول کر ایک ایک لکڑی ایک ایک بیٹے کو دی اور بیٹوں نے آسانی کے ساتھ اپنی اپنی لکڑی کو توڑ ڈالا۔ یہ ترکیب بیٹوں کی سمجھ میں نہ آئی۔ وہ حیران ہونے لگے۔

باپ نے بیٹوں سے کہا: ''میرے بیٹو! حیران ہونے کی ضرورت نہیں، جب یہ لکڑیاں ایک ساتھ بندھی ہوئی تھیں تو یہ مضبوط گٹھا توڑ ڈالنا کسی کی طاقت نہیں تھی اور یہ سات حصّوں میں بٹ گئیں تو آسانی کے ساتھ ٹوٹ گئیں۔ اسی طرح اگر آپ اِتفاق سے رہو گے تو کوئی بھی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

باپ کا یہ حکیمانہ جواب سُن کر بیٹوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ مِل جُل کر رہنے لگے۔

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

توانا	:	طاقت ور
ڈانٹ ڈپٹ	:	پھٹکار
گٹھا	:	جمع کی گئی لکڑیاں
ترکیب	:	طریقہ
حکیمانہ	:	حکمت کے ساتھ/ دانائی کے ساتھ

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

☆ بوڑھے باپ کے کتنے بیٹے تھے؟

☆ 'اتفاق کی طاقت' کو باپ نے کیسے اپنے بیٹوں کو سمجھایا؟

☆ بیٹے کس بات پر حیران ہو گئے؟

☆ اس کہانی سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

۳. نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے جملے بنایئے :

اتفاق　　مضبوط　　ترکیب　　حکیمانہ

۴. دیے ہوئے الفاظ میں سے مناسب لفظ تلاش کر کے خالی جگہوں کو پُر کیجیے

☆ کسی زمانے میں .... شخص کے .... بیٹے تھے

(سات ، ایک ، دو)

☆ اُن میں سے کوئی بھی اُس .... کو توڑ نہ سکا

(گٹھے ، مکان ، پتھر)

☆ جب یہ گٹھا .... حصّوں میں بٹ گیا تو آسانی کے ساتھ .... گیا

(چھ ، سات ، جوڑ ، ٹوٹ)

۵. اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص ، جگہ یا چیز کے نام کو ظاہر کرے

مثلاً احمد ، سرینگر ، کرسی ، اقبال

تعداد کے لحاظ سے اسم کے دو اقسام ہیں

واحد　　جمع

واحد : ایک اسم کو واحد کہتے ہیں ، مثلاً کتاب ، لڑکی ، لکڑی

جمع : ایک سے زیادہ اسموں کو جمع کہتے ہیں، مثلاً کتابیں، لڑکیاں، لکڑیاں
اسی طرح نیچے کے الفاظ کے سامنے واحد کے مقابلے میں جمع اور جمع کے مقابلے میں واحد لکھیے

بیٹا   بچے   کاپی   پنسلیں   غلطی

۶. اتفاق کے موضوع پر پانچ جملے لکھیے، جیسے

۱۔ اتفاق میں طاقت ہے

۲۔ ....

۳۔ ....

۴۔ ....

۵۔ ....

فرنیچر | بوسیدہ | آنکھ لگنا | آلودگی

درخت کی پکار

حامد چھٹی کے روز اپنے دوستوں کے ساتھ میچ کھیلنے کے لیے میدان میں پہنچا۔ سبھی ساتھی جمع ہوئے، کھیل شروع ہوا۔ حامد بھی کھیل میں مست ہوگیا۔ کھیل ختم ہوتے ہی سبھی دوستوں نے اپنے اپنے گھر کا رُخ کیا۔ حامد بھی تھکا ہارا گھر واپس جا رہا تھا، کہ راستے میں ایک خوب صورت سایہ دار درخت پر نظر پڑی۔ ذرا دیر آرام کرنے کے لیے وہ درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

استنے میں حامد کی آنکھ لگ گئی ، اور اُس نے خواب دیکھا کہ درخت ڈرا ڈرا اور سہما سہما سا ہے۔

درخت: حامد ! کیا آپ مرے دوست بنو گے؟

حامد: جی ہاں کیوں نہیں ؟

درخت: تو پھر میری مدد کرو ۔

حامد: مدد............! کیسی مدد؟

درخت: لوگ ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ بڑی بے دردی سے کاٹتے ہیں ، دیکھو میں ابھی چھوٹا ہوں کچھ لوگ مجھے بھی کاٹنے پر تُلے ہیں ۔

حامد: لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں؟

درخت: کوئی آگ جلانے کے لیے ، کوئی فرنیچر بنانے کے لیے ، کوئی مکان تعمیر کرنے کے لیے ہمیں کاٹتا ہے ۔

حامد: تو میں کیا کرسکتا ہوں؟

درخت: لوگوں کو بتایئے کہ درخت بے دردی سے نہ کاٹیں ، جنگلوں کی حفاظت کریں ۔

حامد: لوگوں کو جلانے کے لیے لکڑی چاہیے ۔ فرنیچر کے لیے بھی لکڑی کی ضرورت ہے ۔ مکانوں کی تعمیر کے لیے لکڑی درکار ہے ۔ تو انسان کیا کرے لکڑی کہاں سے لائے ؟

درخت: ان کاموں کے لیے بڑے ، سوکھے ، بوسیدہ اور زمین پر گرے ہوئے درختوں

کا استعمال کیا جا سکتا ہے نہ کہ مجھ جیسے چھوٹے درخت کا ......!

حامد: یہ بات تو صحیح ہے لیکن ....

درخت: (حامد کی بات کاٹتے ہوئے) سنو حامد۔ درخت کاٹنے سے انسان اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔تم جانتے ہو! کہ جہاں درخت زیادہ ہوں وہاں اچھی خاصی بارش ہوتی ہے، ہوا صاف رہتی ہے اور درخت ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں۔ اب دیکھو بارش نہیں ہوگی تو کھیتوں میں فصل نہیں اُگے گی ۔فصل نہیں اُگے گی تو انسان کو کھانے کے لیے کچھ نہیں ملے گا۔ ذرا سوچو! کتنی پریشانی ہوگی ۔ایسا ہوا تو انسان کہاں جی پائے گا۔

حامد: تمھاری بات صحیح ہے۔ ماسٹر جی نے یہ باتیں کلاس میں بتائی تھیں۔

درخت: (حامد سے انتہائی خوش ہوتے ہوئے) کیا اب ہم دوست ہیں؟

حامد: ہاں اب ہم پکے دوست ہیں۔ (اتنے میں حامد جاگ جاتا ہے)

(اسی دوران اسے دور سے ایک شخص ہاتھ میں کلہاڑی لے کر آتا ہوا دِکھ رہا ہے۔درخت ڈر کے مارے کانپنے لگا اور حامد سے کہنے لگا)

درخت: حامد! اب کیا ہوگا؟ وہ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر ایک دم درخت سے لپٹ جاتا ہے اور چلّا چلّا کر کہتا ہے۔

حامد: مرے دوست اب تمھیں کوئی نہیں کاٹے گا، ہاں! اگر کوئی کاٹنے کی کوشش کرے گا تو میں اسے یہ کہوں گا " اگر تمھیں اس درخت کو کاٹنا ہے تو تمھیں پہلے مجھے کاٹنا ہوگا"۔

۱۔ پڑھیے اور سمجھیے

آنکھ لگنا : سو جانا

فرنیچر : لکڑی کا سامان ۔جس میں میز، کرسی اور چار پائی وغیرہ شامل ہیں

درکار : ضرورت

بوسیدہ : پرانا ۔کمزور۔سڑا ہوا

آلودگی : گندگی

انتہائی : بہت زیادہ ۔آخری درجے تک

دوران : عرصہ

ایک دم : فوراً۔اچانک ۔یکا یک

چلّا چلّا کر : بہت اونچی آواز میں بولتے ہوئے

۲۔ سوچیے اور بتائیے

☆ درخت نے حامد سے کیا کہا؟

☆ حامد نے کس طرح درخت کی مدد کی؟

☆ درختوں کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

☆ حامد درخت کے ساتھ کیوں لِپٹا؟

۳۔ مثال دیکھ کر الفاظ بنایئے

مثال	دائیں	+	بائیں	=	دائیں بائیں
	آگے	+	پیچھے	=	
	اُوپر	+	نیچے	=	
	سیدھے	+	سادھے	=	
	نیلے	+	پیلے	=	

۴۔ نوٹ بک پر لکھیے

جہاں درخت زیادہ ہوں وہاں اچھی خاصی بارش ہوتی ہے۔ ہوا صاف رہتی ہے۔ ماحول آلودہ نہیں ہوتا۔ بارش ہوگی تو زمین میں فصل اُگے گی۔ فصل اُگے گی تو کھانا ملے گا۔

۵۔ مثال دیکھ کر ہر لفظ کا متضاد لکھیے

مثال	زیادہ	کم
	نقصان	
	زمین	
	خوش	
	صحیح	

٦۔ کالم ”الف“، ب اور ج“ میں درج الفاظ اور جملوں کو ملا کر صحیح جملے بنائیے

الف	ب	ج
درختوں	سے	لکڑی حاصل ہوتی ہے
		مویشیوں کے لیے چارہ حاصل ہوتا ہے
		میوے حاصل ہوتے ہیں

۷۔ ”جنگلات کے فائدے“ عنوان کے تحت دس جُملے لکھیے

عملی کام:

صفت وہ کلمہ ہے جو کسی اسم کی خصوصیت ظاہر کریں مثلاً: بڑا لڑکا ، ذہین عورت ، کمزور گھوڑا وغیرہ ۔ان مثالوں میں ، بڑا ، ذہین اور کمزور صفت الفاظ ہیں۔اپنے استاد کی مدد سے مزید دس صفت الفاظ لکھیے ۔

خلیفہ | رعایا | خبر گیری | گشت | دل بھر آنا | بیوہ

سچّا انصاف

حضرت عمرؓ مسلمانوں کے خلیفہ تھے۔ آپ اپنے فرائض سے خوب واقف تھے۔ دن میں تو آپ اپنے فرائض کی ادائیگی میں لگے ہی رہتے تھے، رات میں بھی بہت کم آرام فرماتے اور زیادہ تر رعایا کی خبر گیری کے لیے گشت لگایا کرتے تھے۔ ایک رات جب آپؓ گشت لگا رہے تھے تو اچانک ایک جھونپڑی پر نظر پڑی۔ دیکھا ایک عورت چوٗلھا جلائے بیٹھی ہے۔

اُس کے بچّے رو رہے ہیں۔عورت اُنہیں بہلا رہی ہے،مگر وہ کسی طرح خاموش نہیں ہوتے۔بچّوں کو روتا بلکتا دیکھ کر حضرت عمرؓ کا دل بھر آیا۔آپ قریب گئے۔دیر تک دیکھتے رہے مگر آپ کی سمجھ میں نہ آیا کہ ماجرا کیا ہے۔آخر عورت کے پاس جا کر بچوں کے رونے کا سبب پوچھا۔اُس نے بتایا کہ بچے بھوک کے مارے بِلک رہے ہیں۔

''آپ انہیں کھانا کیوں نہیں دیتیں''؟ حضرت عمرؓ نے پوچھا:''میں اتنی دیر سے کھڑا دیکھ رہا ہوں، چولھے پر ہانڈی چڑھی ہے، آخر یہ کب تیار ہوگی؟''

''ہانڈی میں کچھ نہیں ہے''۔عورت نے جواب دیا۔''بچوں کو بہلانے کے لیے صرف پانی چڑھا دیا ہے، چاہتی ہوں کہ کس طرح انہیں نیند آجائے اور یہ سو جائیں''۔

حضرت عمرؓ نے دیکھا تو واقعی ہانڈی میں صرف پانی اور کچھ کنکریاں تھیں۔ اس عورت کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا، بچّے بھوک سے بے حال ہو رہے تھے۔ اُن کی تسلی کے لیے عورت نے چولھا جلا کر ہانڈی میں پانی اور کنکریاں ڈال دی تھیں تا کہ بچّے یہ سمجھیں کہ کھانا پک رہا ہے، عورت بیوہ تھی، بچے یتیم تھے، گھر میں کمانے والا کوئی نہ تھا۔

بیت المال سے بھی کوئی وظیفہ مقرر نہیں ہوا تھا۔

آپ نے درد بھرے لہجے میں کہا:

''مائی''! خلیفہ کو تم نے اطلاع کیوں نہ دی؟''

عورت نے جواب دیا۔ ''میرے اور عمرؓ کے درمیان اللہ فیصلہ کرے گا۔ میں اُن سے کیوں کہوں گی، اُن کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا کی خبر گیری کریں اگر وہ اپنا فرض پورا نہیں کر سکتے تو اُن کو خلیفہ بننے کا کیا حق ہے؟''

حضرت عمرؓ پریشان ہو گئے۔ یہ سُن کر وہ فوراً بیتُ المال پہنچے۔ آٹا، گھی اور کھجوریں لیں۔ پیٹھ پر لاد کر چلنے لگے تو آپ کے غلام نے کہا۔

''امیر المومنینؓ! آپ کیوں تکلیف کر رہے ہیں۔ لائیے میں پہنچا دوں''۔

حضرت عمرؓ نے کہا ''نہیں! جب قیامت میں تم میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو آج میں تم سے اپنا بوجھ کیوں اُٹھواؤں''۔

یہ کہہ کر آپ سارا سامان خود لے کر اُس عورت کے پاس پہنچے۔ خود بیٹھ کر چولھا پھونکا۔ کھانا تیار کر کے بچوں کو پیٹ بھر کھلایا۔ بچے ہنسی خوشی سو گئے۔

چلتے وقت عورت نے کہا:

’’اے رحم دل اِنسان‘‘ خلیفہ بننے کے لائق تو تم ہو، نہ کہ عمرؓ۔

حضرت عمرؓ بولے ’’مائی معاف کرنا۔ عمرؓ میں ہی ہوں۔ مجھ سے واقعی کوتاہی ہوئی ہے کہ اب تک آپ کی خبر نہ پوچھی‘‘۔

اس کے بعد حضرت عمرؓ نے بیت المال سے عورت اور بچوں کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

خلیفہ	:	اسلامی حکمران
واقف	:	جاننے والا
رِعایا	:	عوام
خبر گیری	:	نگرانی، دیکھ بھال
گشت	:	گھومنا
دِل بھر آنا	:	دُکھی ہونا، رنجیدہ ہونا
ماجرا	:	حالت، واقعہ۔ کہانی

سبب	:	وجہ
بھوک کے مارے بِلکنا	:	بھوک سے تڑپنا
بیوہ	:	وہ عورت جس کا خاوند مر گیا ہو
یتیم	:	جس کا باپ مر گیا ہو
بیتُ المال	:	سرکاری خزانہ، وہ خزانہ جس میں مسلمان اپنے صدقات وغیرہ جمع کرتے ہیں
امیر المومنین	:	مسلمانوں کا سردار، خلیفہ، مسلمانوں کا حکمران

۲. سوچیے اور بتایئے

☆ حضرت عمرؓ رات میں گشت کیوں لگایا کرتے تھے؟

☆ ایک رات گشت لگاتے ہوئے حضرت عمرؓ نے کیا دیکھا؟

☆ حضرت عمرؓ نے بیوہ سے کیا پوچھا؟

☆ بیوہ نے حضرت عمرؓ کو کیا جواب دیا؟

☆ حضرت عمرؓ نے بیوہ کی کس طرح مدد کی؟

۳. نیچے لکھے ہوئے لفظوں کی مدد سے خالی جگہیں بھریے

درمیان   بوجھ   بِلک   خلیفہ   کنکریاں

☆ حضرت عمرؓ مسلمانوں کے .... تھے۔

جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

☆ میرے اور عمرؓ کے .... اللہ فیصلہ کرے گا۔

☆ بچّے بھوک کے مارے .... رہے تھے۔

☆ ہانڈی میں صرف پانی اور .... تھیں۔

☆ جب قیامت میں تم میرا .... نہیں اٹھا سکتے تو پھر آج میں تم سے اپنا بوجھ کیوں اٹھواؤں۔

۴. ان لفظوں سے جملے بنائیے:

فرض   محنت   رِعایا   تسلّی   فیصلہ

۵. نوٹ بک پر لکھیے

ایک عورت تھی۔ اُس کے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا۔ اس کے بچے بھوکے تھے۔ وہاں سے حضرت عمرؓ کا گُذر ہوا۔ انھوں نے بھوکے بچوں کا حال دیکھا۔ بیت المال سے کھانے کا سامان لے آئے۔ خود کھانا تیار کیا اور بھوکے بچوں کو کھلایا۔

٦. جنس کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں:

۱) **مذکر**: نر اسم کو مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً مرد، باپ، چچا، ماموں۔

۲) **مونث**: مادہ اسم کو مونث کہتے ہیں۔ مثلاً عورت، ماں، چاچی، ممانی۔

خط کشیدہ اسموں پر غور کیجئے

☆ میرا خالو ڈاکٹر ہے۔
☆ میری خالہ نرس ہے۔
☆ امجد ماسٹر جی کا بیٹا ہے۔
☆ سائمہ، ماسٹر جی کی بیٹی ہے۔
☆ وہ عورت میری چاچی ہے۔
☆ وہ مرد میرا چاچا ہے۔

۷. خالی جگہوں کو پُر کیجیے

مذکر	مونث		مذکر	مونث
مُرغا	....		نواسا	....
لڑکا	....		باپ	ماں
دادا	دادی		بھائی	....
نانا	....		مرد	....
چاچا	....		خالو	....

۸. دیے گئے نشانات کے معنی لکھیے،

جیسے :	رضؓ	=	رضی اللہ عنہ
	رحؒ	=	
	ؑ	=	
	ؐ	=	

۹۔ مثال دیکھ کر خالی جگہیں پُر کیجئے

(دادی، نانی، پھوپھی ، خالہ، ماموں، نانا)

مثال: باپ کے بھائی کو چاچا کہتے ہیں۔

☆	باپ کی بہن کو............کہتے ہیں۔
☆	ماں کی بہن کو............کہتے ہیں۔
☆	ماں کے بھائی کو..............کہتے ہیں۔
☆	ماں کے باپ کو..............کہتے ہیں۔
☆	ماں کی ماں کو..............کہتے ہیں۔
☆	باپ کی ماں کو............کہتے ہیں۔

اعادہ، سبق ۱، ۲، ۳: ۴

نوٹ: اساتذہ بچوں سے یہ مشق کرائیں، ساتھ ہی آموزشی ماحصل کو ذہن میں رکھتے ہوئے انہیں مختلف قسم کے مکالموں، گفتگو اور تقاریر کے لیے تیار کریں

I. سوچیے اور بتائیے

(الف) ''دو جہاں کے والی'' سے کیا مراد ہے؟

(ب) ''اتفاق'' کہانی سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

(ج) حامد نے کس طرح درخت کی مدد کی؟

(د) حضرت عمرؓ نے بیوہ کی کس طرح مدد کی؟

II. درج ذیل اقتباس کو پڑھ کر اسم، فعل اور حرف الگ الگ لکھیے:

باپ نے بیٹوں سے کہا: ''میرے بیٹو! حیران ہونے کی ضرورت نہیں، جب لکڑیاں ایک ساتھ بندھی ہوئی تھیں تو یہ مضبوط گٹھا توڑ ڈالنا کسی کی طاقت نہیں تھی اور جب یہ سات حصوں میں بٹ گئیں تو آسانی کے ساتھ ٹوٹ گئیں۔

III. کسی ایک موضوع پر پچاس الفاظ لکھیے:

۱) جنگلات کے فائدے ۲) اتفاق میں طاقت ہے

روک ٹوک | امرت | دُشوار | صدمہ | ذلت

کہنا بڑوں کا مانو

ماں باپ اور اُستاد سب ہیں خدا کی رحمت
ہے روک ٹوک ان کی حق میں تمھارے نعمت
کڑوی نصیحتوں میں ان کی بھرا ہے اَمرت
چاہو اگر بڑائی ، کہنا بڑوں کا مانو

ماں باپ کا عزیزو، مانا نہ جس نے کہنا
دشوار ہے جہاں میں عزت سے اُس کا رہنا
ڈر ہے پڑے نہ صدمہ ذلت کا اس کو سہنا
چاہو اگر بڑائی کہنا بڑوں کا مانو

تم کو نہیں خبر کچھ اپنے برے بھلے کی
جتنی ہے عمر چھوٹی، اُتنی ہے عقل چھوٹی
ہے بہتری اُسی میں جو ہے بڑوں کی مرضی
چاہو اگر بڑائی کہنا بڑوں کا مانو

(الطاف حسین حاؔلی)

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے

روک ٹوک	:	منع کرنا، باز رکھنا
اَمرت	:	آبِ حیات
عزیز	:	پیارا
دُشوار	:	مشکل، کٹھن
صدمہ	:	دُکھ
ذلت	:	رسوائی، بدنامی
سہنا	:	برداشت کرنا
بہتری	:	بھلائی

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

☆ شاعر نے خدا کی رحمت کسے بتایا ہے؟

☆ ماں باپ کی کڑوی نصیحتیں ہمارے لیے کیا اثر رکھتی ہیں؟

☆ ماں باپ کا کہنا نہ ماننے کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

۳. عبارت پڑھ کر دیے گئے سوال کا جواب لکھیے

’’ہمیں اپنے بڑوں کی مرضی پر **عمل** کرنا چاہیے ۔ جو کچھ وہ کہیں، ہم وہی کریں۔ ہمارا فائدہ اسی میں ہے‘‘۔

شاعر نے یہ بات بہت عمدہ طریقے سے ایک بند میں کہہ دی ہے وہ بند لکھیے ۔

۴۔ مثال دیکھ کر کالم ’’الف‘‘ اور کالم ’’ب‘‘ میں دیے گئے الفاظ اور اُن کے معانی ملائیے:

	الف	ب
مثال	صدمہ	دُکھ
	ذِلّت	مُشکل
	بہتری	پیارا
	دشوار	بدنامی
	روک ٹوک	بھلائی
	عزیز	منع کرنا

جموں اینڈ کشمیر اسٹیٹ بورڈ آف اسکول ایجوکیشن

۵۔نوٹ بک میں لکھیے

ماں باپ اور اُستاد خدا کی رحمت ہیں۔
اُن کی کڑوی نصیحتوں میں امرت بھرا ہوتا ہے۔
بڑوں کا کہنا **ماننا** چاہیے۔ جو بڑوں کا کہنا نہیں مانتا وہ عزت نہیں پاتا۔

۶. دیے گئے واحد اسموں کے مقابلے میں جمع اور جمع اسموں کے مقابلے میں واحد لکھیے

مثال: رات : راتیں

بات		لاتیں	
دواتیں		سڑک	
لکیر		زمین	
چال		دلائل	

۷. ''کہنا بڑوں کا مانو'' نظم کو اپنی نوٹ بک میں صاف اور خوش خط لکھیے۔

نا پید | کنواں | پیٹرول | موم بتیاں | سیّال

مٹی کا تیل

بچو!

میں مٹی کا تیل ہوں۔ آج میں آپ کو اپنی کہانی سُناؤں گا۔ غور سے سُنیے گا۔ جب انسان کو پتہ چلا کہ میں زمین کی گہرائی میں چھپا ہوں تو مشینوں کی مدد سے اُس نے مجھے اوپر کھینچا۔ جس جگہ میں زمین کے اندر سے نکالا جاتا ہوں، اُسے ''مٹی کے تیل کا کُنواں'' یا ''چشمہ'' کہا جاتا ہے۔ چشمے سے نکالتے وقت میری صورت سیاہ گاڑھے مادّے کی ہوتی ہے۔ پھر مجھے صفائی کے مرحلے سے گذرنا پڑتا ہے۔ صفائی گھروں تک مجھے بڑی بڑی پائپوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔

صفائی گھروں میں مجھے اچھی طرح صاف کیا جاتا ہے۔ میرا رنگ خوب نکھر جاتا ہے
پھر میں پیٹرول کہلاتا ہوں جس سے تیز رفتار گاڑیاں، کارخانے اور جہاز چلتے ہیں۔

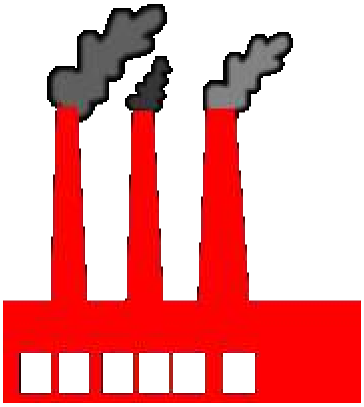

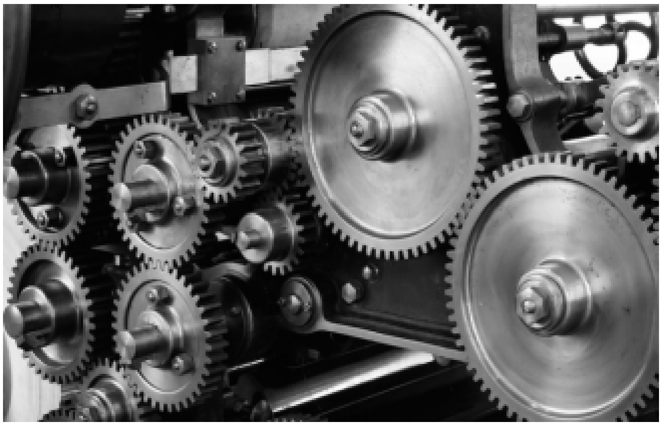

جب پوری طرح میری صفائی نہیں ہو پاتی تو مجھے لوگ مٹی کا تیل ہی کہتے ہیں۔

تیل نکالے جانے کے بعد میرا مواد باقی رہ جاتا ہے وہ کافی گاڑھا ہوتا ہے، میری اُس شکل کو ''گریس'' کہا جاتا ہے۔گریس مشینوں کے کل پُرزوں کو چکنا رکھنے کے کام آتا ہے۔اس کے بعد بھی جو مواد باقی رہتا ہے اُسے تارکول کہتے ہیں۔آپ جن ستھری اور پختہ سڑکوں پر پیدل چلتے ہیں یا گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں اُن پر تارکول بچھا ہوتا ہے۔تارکول کو ریت اور باجری (بجری) کے ساتھ ملا کر سڑکوں کی تعمیر کے کام میں لایا جاتا ہے۔

یوں تو میرے وجود کا کوئی بھی حصّہ بے کار نہیں ہوتا۔ لیمپ اور لالٹین سے جل کر اندھیرے گھر کو روشن کرتا ہوں۔ اسٹوو بھی میرے دم سے جلتا ہے۔ میرے بچے کھچے میل سے موم بتیاں بنائی جاتی ہیں۔ اِنہی بے شمار فائدوں کی وجہ سے مجھے ''سیّال سونا'' بھی کہا جاتا ہے۔

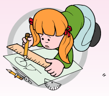

١.   پڑھیے اور سمجھیے :

گہرائی : سب سے نیچی جگہ

کنواں : چشمہ

گاڑھا : موٹا

نکھر جانا : چمکنا

ناپید : نابود۔ غائب

گریس : تیل کی ایک قسم جو مشینوں کے پُرزوں کو چکنا رکھنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے

تارکول : تیل کی موٹی تہہ جو سڑکوں پر بچھائی جاتی ہے

سیّال : بہتی ہوئی چیز

٢.   سوچیے اور بتائیے :

☆ مٹی کا تیل کہاں پایا جاتا ہے؟

☆ مٹی کے تیل کو زمین سے کیسے باہر نکالا جاتا ہے؟

☆ پیٹرول کس طرح تیار کیا جاتا ہے؟

☆ مٹی کے تیل کو ''سیّال سونا'' کیوں کہا جاتا ہے؟

☆ مٹی کے تیل کا بچا ہوا گاڑھا مواد کس کام آتا ہے؟

۳. درج ذیل الفاظ کے جملے بنائیے:

صفائی　　مواد　　پیدل　　پیٹرول　　تارکول

۴. کالم 'الف' کو کالم 'ب' کے ساتھ اس طرح ملائیے کہ معنیٰ واضح ہوں:

الف	ب
مٹی کا تیل	تیل سے جلتی ہیں
تارکول	سے گاڑیاں چلتی ہیں
پیٹرول	سڑک پر بچھایا جاتا ہے
اِسٹوو	زمین سے نکالا جاتا ہے

۵۔ مٹی کے تیل کے پانچ فائدے لکھیے

۶. فعل متعلق وہ کلمہ ہے جو کسی فعل کی حالت ظاہر کرے، مثلاً

رشید آہستہ چلتا ہے　　　سونی تیز بھاگتی ہے

ان مثالوں میں آہستہ اور تیز فعل متعلق ہیں

مزید پانچ مثالیں دیجیے